بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ اِنَّکَ بِتَعْنَا سَیُبْدِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۸ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ ۔ ۱۵ احسان ۱۳۴۷ھش ۱۵ جون ۱۹۶۸ء	نمبر ۱۳۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء اور دوسرے اخیار و ابرار کی بلائیں محبت کی راہ سے ہیں

یہ بلائیں ترقی کا وسیلہ ہوتی ہیں۔ ان کے ذریعہ سے خدا ان کو ترقی دیتا چلا جاتا ہے

"بعض جاہل جو اس راز کو نہیں سمجھتے وہ جب بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں تو بجائے اس کے کہ اس بلا سے فائدہ اٹھائیں اور کم از کم آئندہ کے لئے مفید سبق حاصل کریں اور اپنے اعمال میں تبدیلی پیدا کریں کہہ دیتے ہیں کہ اگر ہم پر مصیبت آئی تو کیا ہوا نبیوں اور پیغمبروں پر بھی تو آجاتی ہیں۔ حالانکہ ان بلاؤں کو انبیاء کی مشکلات اور مصائب سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ جہالت بھی کیسی بُری مرض ہے کہ انسان اس میں قیاس مع الفارق کر بیٹھتا ہے۔ یہ بڑا دھوکہ واقع ہوتا ہے جو انسان تمام انبیاء کی مشکلات کو عام لوگوں کی بلاؤں پر حمل کر لیتا ہے

پس خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے انبیاء اور دوسرے اخیار و ابرار کی بلائیں محبت کی راہ سے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو ترقی دیتا جاتا ہے اور یہ بلائیں وسائل ترقی میں سے ہیں لیکن جب مفسدوں پر آتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو اس عذاب سے تباہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ بلائیں ان کے استیصال اور نیست و نابود کرنے کا ذریعہ ہو جاتی ہیں۔ یہ ایسا فرق ہے کہ دلائل کا محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ جب اچھے آدمی جو خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتے ہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کیوں کرتے ہیں۔ بہشت اور دوزخ ان کے دل میں نہیں ہوتا اور نہ بہشت کی خواہش اور دوزخ کا ذکر ان کو خدا تعالیٰ کی اطاعت کا محرک ہوتا ہے بلکہ وہ طبعی جوش اور طبعی محبت سے خدا تعالیٰ سے محبت کرتے اور اس کی اطاعت میں محو ہوتے ہیں۔ ان پر جب کوئی بلا آتی ہے تو وہ خود محسوس کر لیتے ہیں کہ یہ از راہِ محبت ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ان بلاؤں کے ذریعہ ایک چشمہ کھولا جاتا ہے جس سے وہ سیراب ہوتے ہیں اور ان کا دل لذت سے بھر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت ایک فوارہ کی طرح جوش مارنے لگ جاتی ہے۔ تب وہ چاہتے ہیں کہ یہ بلا زیادہ ہو تا کہ قرب الٰہی زیادہ ہو اور رضا کے مدارج جلد طے ہوں۔ غرض الفاظ وفا نہیں کرتے جو اس لذت کو بیان کر سکیں۔ جو اخیار و ابرار کو ان بلاؤں کے ذریعہ آتی ہے۔ یہ لذت تمام سفلی لذتوں سے بڑھی ہوئی ہے اور فوق العوق لذت ہوتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۱۵۱ و ۱۵۲)

اخبار احمدیہ

۵۔ ربوہ ۱۴ احسان جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل مری میں قیام فرما ہیں۔ باوجود کوشش کے ٹیلیفون پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج تک کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

۵۔ احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک حسب طریق سابق دفتر پرائیویٹ سکرٹری کی معرفت ربوہ کے پتہ پر ہی ارسال کی جائے

(پرائیویٹ سیکرٹری)

۵۔ جنوبی افریقہ سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ ہمارے ایک مخلص دوست امام ہاشم ابراہیم صاحب بہت زیادہ بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

۵۔ میرا لڑکا عزیز ڈاکٹر رشید احمد خان لندن سے ایف۔ آر۔ سی۔ ایس پاس کر کے آیا ہے۔ اب مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ۱۴ احسان کو امریکہ جا رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو بخیریت امریکہ پہنچائے اور اس کا حافظ و ناصر ہو۔

(ڈاکٹر غلام احمد سول ہسپتال لائل پور)

۵۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بہنوئی مکرم کلیم اللہ صاحب امین مال مقیم ہڈرز فیلڈ انگلستان کو ۸ احسان ۱۳۴۷ھش مطابق ۸ جون ۱۹۶۸ء دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم شیخ فضل قادر صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیک صالح بلند اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نیز نومولود کی والدہ کی صحت و عافیت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ شمس الحق ربوہ)

وعدہ جات دفتر سوم کی آخری تاریخ

جیسا کہ قبل ازیں ماہ ہجرت (مئی ۱۹۶۸ء) میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ دفتر سوم کے وعدے مرکز میں پہنچانے کی آخری تاریخ ۱۵ احسان (مطابق ۱۵ جون ۱۹۶۸ء) ہے۔ لہٰذا جملہ جماعتوں کے عہدیداران متعلقہ سے درخواست ہے کہ وہ دفتر سوم کے وعدے جلد از جلد بھجوا کر ثواب کے ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ احسان ۱۳۴۷ ہش

اسلام ہر بات میں اعتدال چاہتا ہے

"عید میلاد النبی" پاکستان بھر میں بڑے زور و شور سے منائی جاتی ہے۔ افسوس ہے کہ اس روز جو کچھ کیا جاتا ہے۔ وہ اکثر اسلامی اخلاق اور اسلامی روح کے بالکل منافی ہوتا ہے۔ اسلام میں جو دن منائے جاتے ہیں۔ ان کے لئے ہمارے سامنے عیدین کا نمونہ ہے اسلام میں عیدین جس انداز سے منائی جانی چاہئیں۔ وہ دوسری قوموں کے طریق کار سے جو وہ اپنے تہوار منانے میں اختیار کرتی ہیں علیحدہ ہے بلکہ کہنا چاہیئے کہ متضاد ہے۔ اسلام میں خوشی منانے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان اپنے آپ کو بالکل نفس امارہ کے حوالے کر دے اور نیک و بد کے امتیاز کے بغیر ہر اس کیچڑ میں کود پڑے جو عیش و عشرت کے نام سے اچھالا جاتا ہے۔

جیسا کہ عید میلاد کے پیغام میں خواجہ شہاب الدین نے بھی کہا ہے۔ عید میلاد کا دن محض جلسوں اور جلوسوں تک محدود نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اصل کام یہ ہے کہ ہم اسلامی اخلاق کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ کیونکہ جیسا کہ انہوں نے کہا ہے اسلام مسلمان کہلانے والوں ہی کی میراث نہیں ہے بلکہ یہ ساری دنیا کے لئے امن و امان کا پیغام ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ اسلام کسی خاص قوم اور کسی خاص ملک کا دین نہیں ہے بلکہ اسلام کا خدا رب العالمین۔ اسلام کا رسول رحمۃ للعالمین اور اسلام کی کتاب ذکر للعالمین ہے۔ لہذا آج جو لوگ مسلمان کہلاتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کے واقف کار سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اسلامی اخلاق کا نمونہ اور اسلامی تعلیمات کو دنیا کے سامنے اپنے نمونہ سے بھی پیش کریں۔ اسلام میں جو انسانی فطرت کی گہرائیوں تک کو اپیل کرتا ہے محض دکھاوے کے لئے جلسے جلوس کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ دوسرے مذاہب جو محض شاعرانہ انداز رکھتے ہیں۔ جن کی بنیاد فطرت کے ٹھوس حقائق پر نہیں رہتی جو محض رسومات کے سہارے پر چل رہے ہیں۔ ان کو ضرورت ہوتی ہے کہ جلسوں اور جلوسوں کے ذریعہ ہنگامہ آرائی کریں اور میلے ٹھیلے اور راگ رنگ کی محفلیں گرم کریں۔ ورنہ اسلام جو خود ایک لذیذ میوہ سے بڑھ کر لذت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کو اس قسم کی نمائش اور آرائش کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں ع

حاجت مشاطہ نیست روئے دلآرام را

نفس امارہ میں قوت حرکت تو بے شک انتہا درجہ کی ہوتی ہے اور وہ بے لگام گھوڑے کی طرح ہر راستہ میں سرپٹ دوڑتا ہے لیکن انسان کو منزل مقصود سے دور لے جاتا ہے۔ اور جتنا تیزی سے وہ دوڑتا ہے۔ اتنا ہی وہ صراط مستقیم سے ہٹتا چلا جاتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن ہمارے لئے بڑا خوشی کا دن ہے اور جس طرح صبح طلوع آفتاب کی وجہ سے نہایت خوشگوار وقت ہوتا ہے اسی طرح آفتاب حق کا یہ سورج جس دن مطلع ہستی پر نمودار ہوا تھا بڑا سہانا وقت تھا اور اپنے اندر زندگی کی مسرتوں کا ایک غیر محدود خزانہ رکھتا تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے طلوع سحر سے پہلے نماز سحر کا حکم دے دیا ہے۔ دراصل نماز سحر ہی وہ طریقہ ہے جس سے ایک مسلمان کی مسرت کا خزانہ اچھل پڑتا ہے۔ جس طرح صبح کو پھول کھلتے ہیں اور اپنی خوشبو سے فضا کو معطر بنا دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک مسلمان کی نماز سحر انسانی زندگی کے پھول کو مسرتوں کے خزانوں اور اخلاق فاضلہ کی خوشبو سے بھرپور کر دیتی ہے۔ انسان نئی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔

بعینہٖ اسی طرح سرور کائنات کا آفتاب جس روز طلوع ہوا تھا دنیا کی فضا اخلاق اور تقدس کی خوشبوؤں سے مہک اٹھی تھی۔ یہ واقعی مسلمانوں کے لئے نہایت خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ لیکن اس دن کو نفس امارہ کے حوالے نہیں کر دینا چاہیئے۔ اور ایسی حرکات سے باز رہنا چاہیئے جو اس مہکتی ہوئی فضا کو گھن میں تبدیل کر دیں۔ جس میں سانس لینا بھی دشوار ہو جائے۔

اسلام میں تفریح حرام نہیں ہے لیکن اسلام نے تفریح کے بھی حدود مقرر کئے ہیں اور خوشی کے لئے پیمانے تجویز کئے ہیں۔ ہمیں ان حدود اور ان پیمانوں کے اندر رہ کر تفریح کرنی چاہیئے ورنہ ہمارا حال بھی ان قوموں کی طرح ہے جنہوں نے حقیقت کو ترک کر کے محض افسانوی مذہب بنا لیا ہوا ہے۔ اور چند رسومات کا نام دینداری رکھ لیا ہے۔ اسلام دنیا سے انہی رسومات کا قلع قمع کرنے کے لئے آیا ہے تاکہ ہم زندگی کی حقیقی شاہراہ پر گامزن ہو کر اس منزل مقصود کو حاصل کریں۔ جو ہمیں جنت الفردوس کے چمنوں میں پہنچاتی ہے۔

آج مسلمان جس کو عید میلاد کے طور پر بڑے بڑے اہتمام سے مناتے ہیں۔ اسی دن کو "بارہ وفات" بھی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک روایت کے مطابق جس دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تھی۔ اسی دن آپ کی وفات بھی ہوئی تھی۔ خود یہ بات اس حقیقت کی طرف راہ نمائی کرتی ہے کہ اسلام ایک اعتدال کا دین ہے اور اس میں خوشی اور غمی کے جذبات ایک موزون مقدار کے ساتھ ملے جلے ہوتے ہیں۔ ایک ہی دن آپ کی پیدائش و وفات میں یہ نکتہ ہے کہ خوشی میں غمی کو فراموش نہ ہونے دیجئے۔ جیسا کہ "ظفر" کا مشہور شعر ہے ع

ظفر آدمی اس کو نہ جانئے گا گو ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے عیش میں خوف خدا نہ رہا

آئینۂ حقائق

ہے گریۂ شبنم بھی تو پھولوں کی ہنسی بھی
مت بھول کہ دنیا میں خوشی بھی ہے غمی بھی

ہے یوں تو ہر اک شے پہ وہی ایک سا عالم
تم ڈھونڈنے نکلو تو یہ دنیا ہے نئی بھی

قدرت کے محاسن ہیں بڑے غور کے قابل
فطرت کے کمالات خفی بھی ہیں جلی بھی

جلتا ہے اگر شعلۂ حسد بولہبی آج
روشن ہے چراغ دل مصطفوی بھی

اچھے ہو تو اچھائی کو اپناؤ سنبھل کر
دنیا میں ہر اک چیز ہے اچھی بھی بری بھی

وہ آتش ایماں کہ جو سینوں میں ہے اپنے
بجھ سکتی نہیں کفر کی پھونکوں سے کبھی بھی

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

تاریخ کی روشنی میں

بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل کا کردار

48

- بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل کی سیرت و اخلاق میں نمایاں فرق
- یہود کا آبائی وطن فلسطین نہیں بلکہ عراق ہے
- ہیکل سلیمانی کے آثار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کئے
- یہود کا موجودہ غلبہ عارضی ہے بالآخر مسلمانوں کو فتح نصیب ہوگی۔

(مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ اسلام مقیم بمبئی)

(آخری قسط)

ہیکل اور یروشلم

طیطس رومی کے ساٹھ سال بعد ہنڈریاں رومی نے پھر یروشلم پر حملہ کیا۔ ہیکل تو پہلے ہی ملیا میٹ ہو چکا تھا ہنڈریاں نے یہودیوں کا رہا سہا کس بل بھی نکال دیا۔ "ہیکل" جو یہودیوں کا قومی معبد تھا اس پر طیطس کے زمانے میں ہل چلایا گیا تھا۔ پورے رومی دورِ حکومت میں اسی طرح وہ مٹی کے نیچے دبا رہا۔ الصخرہ جو ہیکل کا سب سے مقدس پتھر تھا اور جس کے پاس کھڑے ہو کر یہودی گریہ وزاری سے خدا کی عبادت کرتے تھے وہ یادگار بھی مٹی کے تودوں کے نیچے ڈھکی رہی اور اس پر ٹنوں کوڑا کرکٹ کا انبار پڑا رہا۔

یروشلم جو داؤد و سلیمان کا پایۂ تخت تھا۔ اس کا نام بھی تاریخ کے صفحات سے مٹ گیا۔ اس کی جگہ جو دوسرا شہر رومی عہدِ حکومت میں بسایا گیا۔ اس کا نام رومیوں نے "ایلیاء" رکھا اور مسلمانوں نے "بیت المقدس" یروشلم کا نام لوگوں کے ذہن سے اس طرح مٹا کہ ایک مرتبہ ایک عیسائی نے مصر کی عدالت میں بیان دیتے ہوئے اپنے وطن کا نام یروشلم بتایا تو جج نے اس کو جھوٹا قرار دیا اور کہا کہ اس نام کا تو کوئی شہر روئے زمین پر نہیں ہے (تاریخ یہود از مولانا عبدالحلیم شرر)

غرض "سماویہ" جو بنی اسرائیل کا دارالسلطنت تھا۔ وہ تو یروشلم سے پہلے نیست و نابود ہو چکا تھا اور بنی اسرائیل "بخت نصر" سے صدیوں پہلے وہاں کی ملکیت سے بے دخل کر کے جلاوطن کئے جا چکے تھے۔

اس کے بعد "یروشلم" کی باری آئی اور اس کا نام بھی روئے زمین پر باقی نہیں رہا۔ اس کی آخری تباہی طیطس اور مینڈریان کے عہد میں ہوئی۔

رومی بادشاہ:-

اس کے بعد جو بادشاہ تختِ روم پر بیٹھے ان میں کئی ایسے تھے جنہیں عیسائیوں اور یہودیوں سے کوئی بَیر نہیں تھا۔ ان کے دورِ حکومت میں عیسائیوں اور یہودیوں کو مذہبی آزادی حاصل تھی حتیٰ کہ قسطنطین اعظم کا زمانہ آیا اور اگرچہ وہ مرض الموت سے پہلے بپتسمہ نہیں لے سکا مگر ان کے عہد میں عیسائیت سرکاری مذہب بن چکی تھی۔ اس کے بعد تختِ روم پر جتنے بادشاہ بیٹھے سبھی عیسائی تھے۔ اور اگرچہ یہ بھی داؤد و سلیمان کی میراث کے مدعی ہیں مگر تعجب ہے کہ اپنے دورِ حکومت میں ان عیسائی بادشاہوں نے قبل مسیح کے آثار کو زندہ کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ حتیٰ کہ ساتویں صدی عیسوی میں پھر اقتدار کا تبادلہ ہوا اور "یروشلم" پر عیسائیوں کی بجائے مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔

عہدِ فاروقی:-

یہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ ثانی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دورِ خلافت کی بات ہے جب مسلمانوں کی فوج ظفر موج "قادسیہ" اور "نہاوند" کے معرکے سر کر کے روم کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔ حضرت عمرو بن العاص "سپہ سالار" تھے۔ اسلامی فوج "یرموک" کا معرکہ جیت چکی ہے اور شام کے شہروں کو فتح کرتی ہوئی "ایلیا" کے دروازے پر پہنچ چکی ہے اور اب تب میں قادسیہ و نہاوند کی طرح "ایلیا" بھی بزورِ شمشیر فتح ہونے والا ہے۔ مگر وہاں کے دُور اندیش عیسائی جنگ پر صلح کو ترجیح دیتے ہیں اور صلح کی وہ پیشکش قبول کر لیتے ہیں۔ جو جنگ سے پہلے مسلمانوں کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔

حضرت عمر جو جنگ کی طوالت سے فکر مند ہیں۔ اس فکر و پریشانی کے باعث یا "ایلیا" کے مسیحی رہنماؤں کی دعوت پر مدینہ سے "ایلیا" کا سفر کرتے ہیں۔ آپ "جابیہ" پہنچتے ہیں۔ غازیانِ اسلام آپ کا استقبال کرتے ہیں ان میں عمرو بن العاص بھی ہیں اور خالد بن ولید بھی۔ "ایلیا" کے عیسائی نمائندے آپ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور معاہدۂ صلح طے پا جاتا ہے۔ صلح نامے پر طرفین کے دستخط ہو جاتے ہیں۔

حضرت عمر "ایلیا" جاتے ہیں۔ وہ عیسائیوں کے بڑے بڑے گرجے دیکھتے ہیں۔ یہ "کلیسائے مہد" ہے تو یہ "کلیسائے قیامت"۔ یہاں حضرت عیسےٰ پیدا ہوئے اور وہاں قبر میں رکھے گئے تھے عیسائی رہنما آپ کو آثارِ انبیاء دکھاتے ہیں لیکن آپ کی آنکھوں کو "ہیکل سلیمانی" کی جستجو ہے۔ آپ بیتاب ہو ہو کے عیسائیوں سے پوچھتے ہیں کہ وہ "ہیکل" کہاں ہے؟ وہ ایک دو مقامات کی نشان دہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہیں ہوگا۔ مگر آپ فرماتے ہیں کہ تمہارا اندازہ غلط ہے۔ آخر آپ ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں کوڑا کرکٹ کا انبار تھا آپ نے دیکھا کہ عیسائی عورتیں یہیں کوڑا کرکٹ لا لا کے ڈال رہی ہیں۔ تو آپ کی مومنانہ فراست نے سمجھ لیا کہ ہو نہ ہو اس میں کوئی راز ہے۔ تھوڑا سا کوڑا کرکٹ ہٹایا گیا تو آپکو "الصخرہ" نظر آیا۔ آپ نے اسے پہچان لیا۔ بیٹھ گئے۔ اور اپنے ہاتھ سے کوڑا کرکٹ صاف کرنے لگے۔ حتیٰ کہ وہاں ہیکل کے آثار مل گئے اور چھ سو سال کے بعد لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہی وہ "ہیکل سلیمانی" ہے جو پہلی مرتبہ "بخت نصر" کے ہاتھوں تباہ ہوا اور دوسری مرتبہ طیطس رومی کے ہاتھوں۔ آپ نے وہاں مسجد بنانے کا حکم دیا اور سات سو سال کے بعد وہ "ہیکل" جسے یہودی زمانے کے رحم و کرم پر چھوڑ کے چلے گئے تھے اور جسے ناقدر دانوں کے ناپاک ہاتھوں نے کوڑا کرکٹ کے اندر دبا دیا تھا۔ دوبارہ مسجد کی شکل میں بنایا گیا۔ پہلے اس کی تعمیر سیدھی سادی مسجد نبوی کی طرز پر ہوئی تھی۔ لیکن پھر "عبدالملک بن مروان" نے وہاں ایک عالی شان مسجد بنائی جو ان کی بنوائی ہوئی تمام عمارتوں میں سب سے زیادہ حسین و خوبصورت تھی۔

(عمر از حسین ہیکل)

غرض وہ "ہیکل" جس کی کشش دُور دُور سے یہودیوں کو وہاں لاتی تھی اور جو ان کا سب بڑا قومی و مذہبی اثاثہ تھا۔ سات سو سال تک زمین کے نیچے ڈھکا رہا۔ اسے یہودیوں نے ڈھونڈا نہ عیسائیوں نے۔ اسے دریافت کیا تو مسلمانوں نے۔ اور انہوں نے ہی اس جگہ ایک مسجد بنائی جو "مسجدِ اقصےٰ" کہلاتی ہے۔

اس کے بعد بھی جب جب صلیبی یلغار کے باعث اس یادگار کو صدمہ پہنچا تو اس کے مداوا کے لئے مسلمان ہی آگے آئے اور اپنے خون کے قطرے بہا بہا کر اس کی حفاظت کی۔ مسلمان اس کو تین متبرک مقاموں میں سے ایک مانتے ہیں۔ یعنی بیت اللہ۔ مسجد نبوی اور مسجد اقصےٰ اب کوئی بتائے کہ اس کی تولیت کے حقدار مسلمان ہیں یا یہ یہودی؟

عرب و اسرائیل جنگ

۱۹۶۷ء کی جون کے چھ دن۔ جب مصر و عرب کے مقابل اسرائیل کی فوجی برتری ثابت ہوئی۔ اس بات کی علامت ہے کہ دنیا کے سیاسی افق پر دُمدار تارہ طلوع ہو چکا ہے اور دنیا میں کوئی اہم انقلاب رونما ہونے والا ہے ایسا ہولناک انقلاب جس کی نظیر آج تک دنیا نے نہیں دیکھی۔ اس دن بساط عالم الٹ دیا جائے گا۔ وہ تہذیبیں جن کی حفاظت کے لئے ایٹمی اسلحہ بنائے گئے ہیں۔ میدانِ جنگ میں دم توڑ دیں گی یاجوج و ماجوج کا تصادم۔ روس و امریکہ کا ٹکراؤ۔ دلوزادوں کا مقابلہ۔ جا بجا جہنم کی بھٹیاں سلگائی جائیں گی۔ دوزخ زمین کی طرف منہ کر کے گرم گرم سانس

چھوڑے گی۔ فولاد پانی بن کر بہہ جائے گا اور پتھر بھاپ بن کر اُڑ جائے گا۔ زمین آگ کا گولہ ہو گی۔ اور آسمان تپ کر سُرخ انگارہ بن جائے گا۔ جنگی دیوتاؤں کو پیشانی کے بالوں اور پیروں سے گھسیٹا جائے گا اور ہوا کے پرندے انہیں آ آ کے نوچیں گے۔ "جون کے چھ دن" علامت ہے اس بات کی کہ وہ ہولناک دن قریب آگیا ہے۔ اس دن خدا اپنا ہیبت ناک چہرہ دکھائے گا اور قوموں کی تقدیریں بدل جائیں گی۔

اسرائیل میں اگر اتنی فراست نہیں اور وہ اپنی اس عارضی فتح پر نازاں ہے تو یہ ان کی قومی خصوصیت ہے۔ انکی طبیعت خود اپنی تاریخ سے عبرت حاصل کرنا نہیں جانتی۔ خوش ہوتے ہیں تو ایسے کہ دکھ کے سارے دن بھول جاتے ہیں۔ بخت نصر اور طیطس و ہنڈریان کے مظالم کی داستان تو پرانی داستان ہے۔ کل کی بات ہے کہ دوسری جنگِ عظیم کے دوران انہیں "ہٹلر" گیس کی کوٹھڑی میں بند کر کے کیڑوں مکوڑوں کی طرح مارتا تھا مگر اس قوم کا حافظہ کتنا کمزور ہے کہ کل کی وہ بات بھی اس کو یاد نہیں رہی جو ان کے لئے ایک قومی المیہ تھی۔ اور آج یہ خود بڑی طاقتوں کا سیاسی حربہ بن کر اس ملک کے حقیقی وارثوں سے لڑ رہی ہے۔

رجعت کی پیشگوئیاں

کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ جس طرح وہ بائیبل کی پیشگوئی کے مطابق فلسطین میں لوٹے ہیں۔ عنقریب اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ شان دار اور پُر وقار طور پر مسلمان بھی اس بیت المقدس اور مسجد اقصےٰ پر قابض ہونے والے ہیں۔

یہ دونوں قومیں تاریخ کے ایک ہی راستے پر آگے پیچھے چل رہی ہیں۔

بنی اسرائیل کو خدا کے پیغمبر موسےٰ مصر سے کنعان کی طرف لے کر چلے۔ مگر کنعان پر ان کا قبضہ حضرت موسےٰ کی وفات کے بعد حضرت یوشع کے عہد میں ہوا۔

اسی طرح مسلمانوں کو ان کے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح بیت المقدس کی بشارت دی تھی وہ بشارت آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانے میں پوری ہوئی۔

پھر جس طرح یہود "بخت نصر" کے ہاتھوں ستر سال تک جلاوطنی کی زندگی کاٹنے کے بعد لوٹ کر یروشلم گئے۔ اور ہیکل سلیمانی بنائی۔ اسی طرح گیارھویں صدی عیسوی میں اگ بھگ سو سال بیت المقدس سے بے دخل رہنے کے بعد سلطان صلاح الدین ایوبی کے زمانے میں دوبارہ بیت المقدس پر قابض ہوئے اور مسجد اقصےٰ کی دوبارہ مرمت کی۔

پھر جس طرح بنی اسرائیل بڑی طاقتوں کا دامن تھام کے تیسری بار فلسطین میں داخل ہوئے ہیں اسی طرح عنقریب مسلمان بھی خدا کے فضل و رحم کے ساتھ تیسری بار اس سرزمین میں داخل ہوں گے۔

یہود کے حق میں قرآن مجید کی پیشگوئی اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ پوری ہوئی تو مسلمانوں کے حق میں اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰہِ پوری ہو گی۔ انشاء اللہ۔

آج اس علاقے میں اسرائیل کا جو اجتماع ہوا ہے اور ان کو جو جنگی فوقیت حاصل ہوئی ہے یہ بھی قرآنی پیشگوئی کے مطابق ہے۔

قرآن کریم نے یہ خبر دی تھی کہ مسلمانوں کے دورِ زوال میں بنی اسرائیل بڑی طاقتوں کا سہارا لے کر پھر فلسطین میں جمع ہو جائیں گے۔

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ
جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا۔
(بنی اسرائیل)

فلسطین میں یہودیوں کا اجتماع پیشگوئی کی ہو بہو تصویر ہے۔ قرآن کریم نے یہ جو فرمایا تھا کہ

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ
اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ۔

یہ پیشگوئی بھی مملکت اسرائیل کے قیام سے پوری ہو گئی ہے۔ یہ مردہ بستی پھر ان کی آمد سے زندہ ہو گئی ہے۔

عہدِ داؤد میں کھیتی باڑی کے لئے آبپاشی کے جو ذرائع تھے ان کا پتہ لگایا گیا اور وہاں بند باندھا گیا۔ مویشیوں کے لئے عہدِ داؤد کی چراگاہیں دریافت کی گئیں اور معدنیات کے لئے داؤد و سلیمان کے زمانے کی کانوں کا پتہ لگایا گیا۔ اُن تاریخی بستیوں کی بھی کھوج کی گئی جن پر حضرت لوط و صالح کی تکذیب کے باعث قہرِ خدا نازل ہوا تھا۔

غرض وہ بستی جس پر داؤد اور عیسےٰ بن مریم نے لعنت بھیجی تھی اور انکی بد دعا کے نتیجے میں وہ (یروشلم) تباہ ہو گئی تھی دوبارہ زندہ ہو گئی اور قرآنی پیشگوئی صحیح ثابت ہو گئی۔ مگر اس عارضی غلبہ سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے۔ زبور میں یہ بات بھی مرقوم ہے کہ آخر اس ارض انبیاء کی تہذیبی میراث کے مالک وہی ہوں گے جو عبادت گزار ہوں گے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اس روئے زمین پر مسلمانوں سے زیادہ عبادت گزار قوم کوئی نہیں رہی۔ دنیا میں کوئی عبادت گاہ ایسی نہیں جس کے منارے سے روزانہ پانچ وقت لوگوں کو عبادتِ الٰہی کی دعوت دی جاتی ہو۔

اس لئے صحیح یہ ہے کہ ایک مرتبہ پھر قلعۂ یہود کی تسخیر مسلمانوں کے ہاتھوں ہو گی۔ یہ ظاہر ہے کہ طاقت کا توازن ہمیشہ ایک ہاتھ میں نہیں رہتا۔ اگر ایسا نہ ہو تو تمام عبادت گاہیں ویران ہو جائیں۔ ایک دن طاقت کا پلڑا مسلمانوں کے حق میں جھکنے والا ہے اور اقتدار اسرائیل اور اس کے آقاؤں کے ہاتھ سے نکل کر مسلمانوں کے ہاتھوں میں آنے والا ہے احادیث نبوی میں مسیح موعود کے جن کارناموں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں "قتل خنزیر" بھی ہے اور قرآن کریم میں صفائی کے طور پر ایک طبقۂ یہود کو خنزیر بھی کہا گیا ہے۔

وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انقلاب خونی نہیں ہو گا بلکہ مسیح موعود اپنی قوتِ روحانی سے نفرت۔ تعصب اور عناد کے وہ جذبات فنا کر دیں گے جو آج کل مصر و عرب اور اسرائیل میں موجزن ہیں اور اس طرح آلِ اسحٰق اور آلِ اسماعیل ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔

ایں دُعا از ما و از جملہ جہاں آمین باد

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

خوبیٔ قسمت مجھے لے آئی کس درگاہ میں
پرتوِ خورشید سے چمک آئی غبارِ راہ میں

کس نے ڈالا اک دلِ ناقص میں سودائے کمال
اک جنونِ کوہ پیمائی دماغِ کاہ میں

میری مشتِ خاک گردوں آشنا کیسے ہوئی
کون لے آیا ہے دل کو دل کی جولانگاہ میں

کس کی خاطر کجکلاہوں نے گدائی کی قبول
کیسے آئی خوئے شاہانہ گدائے راہ میں

کس نے سمجھائے مجھے آدابِ تسلیم و رضا
کون لایا عاشقی کو حُسن کی درگاہ میں

کس نے ڈالا چشمِ تر میں قلبِ مضطر کا سکوں
کس نے رکھ دی سینۂ سوزاں کی ٹھنڈک آہ میں

کس نے سکھلایا مری آنکھوں کو آئینِ حیا
بے تکلف ماہ سیمایانِ بے پرواہ میں

پھر نوا پیرا ہوا ہے کون مانندِ کلیم
روشنی ہے وادیٔ سینا کی جلوہ گاہ میں

آتشِ نمرود سے آئی ہے پھر کس کی صدا
عشق ہے ثابت قدم ہر ساعتِ جانکاہ میں

کس نے گایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

کس نے اقوام و ملل کو درسِ غمخواری دیا
امن کا نکتہ بتایا حرفِ لَآ اِكْرَاهَ میں

کس نے آ کر وہ گروہِ آفریں پیدا کیا
ہو گیا شامل جو اصحابِ رسول اللہ میں

"اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ" کی کس نے آ کر دی پکار
"نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار"

(عبد المنان ناہید)

ایک نیک اور مخلص احمدی خاتون کا ذکرِ خیر

69

مکرم محمد داؤد صاحب طاہر ایم اے ربوہ

میری خالہ جان محترمہ مظفر بیگم صاحبہ مرحومہ حضرت منشی جلال الدین صاحب رضی اللہ عنہ (جن کا اسم گرامی ۳۱۳ صحابہ میں سب سے اول نمبر پر ہے) کی پوتی تھیں حضرت منشی جلال الدین صاحب کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا "منشی صاحب ہمارے بے نظیر اور یکتا دوست تھے"۔ خالہ جان مرحومہ کے والد بزرگوار حضرت مرزا محمد اشرف صاحب رضی اللہ عنہ سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ تھے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "لائق۔ مستعد اور نجیب طبع" قرار دیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی خدماتِ سلسلہ کو سراہتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"مرزا محمد اشرف صاحب کو میں نے دیکھا ہے اور ان کی یہ بات مجھے ہمیشہ پسند آئی ہے کہ وہ اس طرح کام کرتے ہیں جس طرح ایک عورت اپنے گھر میں کام کرتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے پاس کتنا سرمایہ ہے اور وہ اس سے کس طرح بہتر سے بہتر کام لے سکتی ہے اور کوشش کرتی ہے کہ قلیل سے قلیل رقم میں سب کام نپٹا لے ان کے اندر ہمیشہ یہی روح کام کرتی رہی ہے کہ سلسلہ کا صیغہ مالیات مضبوط چٹان کی طرح ہو اور چونکہ میرے اپنے خیالات کی رو بھی اسی طرف ہے اسلئے مجھے ہمیشہ خوشی ہوتی تھی اور ہمیشہ اطمینان رہتا تھا کہ مالیات کی باگ ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں ہے جو اسے صحیح طریق پر چلا رہا ہے"۔

(الفضل ۲۲-۵-۱۹۳۲)

خالہ جان والد محترم مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم انچارج صیغہ زود نویسی کی نسبتی ہمشیرہ تھیں۔

مورخہ ۱۵ جون بروز منگل صبح ۳½ بجے کے قریب داعی اجل کو لبیک کہا اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں پارٹیشن کے بعد سے ہمارے ہاں ہی مقیم تھیں اس لئے جب سے میں نے ہوش سنبھالا۔ مجھے بہت قریب سے انہیں دیکھنے کا موقعہ میسر آیا۔

میں نے انہیں نماز میں ہمیشہ باقاعدہ پایا اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے کوئی نماز قضا کی ہو۔ مرحومہ خود ذکر کیا کرتی تھیں کہ وہ بارہ تیرہ سال کی تھیں جب سے انہوں نے ادائیگی صلوٰۃ میں اہتمام روا رکھنا شروع کیا اور یہ سلسلہ آخری دم تک جاری رہا۔ نماز ہمیشہ وقت پر ادا کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ روزانہ نماز تہجد کا ثواب حاصل کرنے کی کوشش بھی کرتیں۔ وفات سے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ قبل بھی اٹھیں اور حسب معمول نوافل ادا کئے۔

جمعہ میں باقاعدگی سے جاتیں اور میرے اس اصرار پر بھی کہ آپ جیسے بیماروں کے لئے تو خدا نے مراعات دے رکھی ہیں آپ کیوں ان سے فائدہ نہیں اٹھاتیں اکثر یہ جواب دیتیں کہ انسانی زندگی کا کیا بھروسہ کیا معلوم کب بلاوا آ جائے جتنا موقع نیکی کا مل جائے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے

حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مستورات میں درس کا سلسلہ جاری فرمایا تو باوجود سخت ضعف کے درس سے مستفید ہونے کے خیال سے وہاں حاضر ہونے کی کوشش کرتیں

مرکزی سلسلہ میں جو جلسے منعقد ہوتے ان میں بھی شامل ہوتیں اسی طرح رمضان المبارک کے ایام میں مسجد مبارک میں ہونے والے درس میں شمولیت اپنا فرض سمجھتیں نیز نماز تراویح میں بھی شرکت کی کوشش کرتیں اور ہمیشہ ہی بعد شوق مسجد میں جاتیں

چندہ جات کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھیں۔ موصیہ تھیں۔ حصہ جائیداد کے ۱/۱۰ اور حصہ آمد کے ۱/۱۶ حصہ کی وصیت تھی۔ بلکہ حصہ جائیداد تو وصیت کی منظوری کے معاً بعد ۱۹۲۷ء میں ہی ادا کر دیا تھا۔ تحریک جدید کے چندہ میں کبھی کوتاہی نہیں کی چنانچہ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین کی فہرست میں ۴۲ پر آپ کا نام موجود ہے۔ نیز وقف جدید وجلسہ سالانہ کا چندہ بھی حسب توفیق دیتی رہیں۔ چنانچہ دیگر مالی تحریکات پر بھی ہمیشہ لبیک کہا چنانچہ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانے کی تحریک کا سن کر محض ثواب کے حصول کے خیال سے اپنا کچھ زیور بیچ کر ایک صد روپیہ اپنے بھائی مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب (وقف زندگی) کو دیا کہ وہ امانت میں جمع کروا دیں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ لیا۔ مسجد فنڈ میں بھی کچھ نہ کچھ دیتی رہتیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ کچھ سونا فروخت کر کے ۱۵۰/- روپیہ اس فنڈ میں ادا کیا اسی طرح منارۃ المسیح پر چندہ دہندگان کی فہرست میں بھی آپ کا نام کندہ ہے۔

مرحومہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے خاص عقیدت تھی۔ جب حضور بیمار تھے تو الفضل آنے پر سب سے پہلے حضور کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع پڑھتیں الفضل کی آمد کا بے چینی سے انتظار کرتیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات۔ اخبار احمدیہ اور آخری صفحہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریرات کا نیز خطبات جمعہ کا ضرور مطالعہ کرتیں اور جب تک ایسا نہ کر پاتیں انہیں یہ محسوس ہوتا گویا کوئی اہم معمول انجام پانے سے رہ گیا ہے۔

مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت ان کا معمول تھا۔ ناظرہ قرآن کریم بہت عمدہ جانتی تھیں اور ترجمہ سے بھی کسی حد تک واقف تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات اور بعض دیگر کتب سلسلہ بھی آپ نے پڑھی ہوئی تھیں۔

گفتگو میں لغویات سے پرہیز کرتیں بلکہ اگر کبھی کسی مجلس میں کوئی غیر سنجیدہ بات چل نکلتی تو آپ قرآن کریم کی بیان کردہ مومنوں کی ایک نشانی وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا کے مصداق اس مجلس سے اٹھ جاتیں بات چیت ہمیشہ سنجیدہ کرتیں اور اس پر بالعموم دینی اور مذہبی رنگ غالب ہوتا۔

ینھون عن المنکر اور دعوت الی الخیر آپ کا شیوہ رہا۔ اپنے بچوں کی اصلاح کی طرف ہمیشہ ہی متوجہ رہتیں اور انہیں نماز باجماعت نیز دیگر احکامات شرعی کی پابندی کی تلقین کرتیں۔ اپنے عزیزوں کو شعائر اسلامی کا پابند دیکھنے کی خواہاں تھیں۔

لڑائی جھگڑے۔ گالی گلوچ۔ فتنہ وفساد غیبت۔ چغلی۔ جھوٹ سے پرہیز کرتی تھیں۔ چھوٹی چھوٹی اور بظاہر معمولی باتوں کا بھی خاص خیال رکھتیں۔ مثلاً جب کوئی نیا کپڑا اتارتیں تو جمعہ کے روز اسے پہنتیں تاکہ اللہ تعالیٰ اسے بابرکت کرے۔ اسی طرح سنت نبوی کے مطابق جمعہ کو نہانے اور دھلے ہوئے کپڑے پہننے کی بھی بالعموم کوشش کرتیں۔

سونے سے قبل درود شریف۔ آیۃ الکرسی اور بعض دیگر آیات قرآنی پڑھ کر سونے کی عادی تھیں۔ درود شریف کی تحریک پر عمل کو حرز جان بنایا۔ بہت دعا گو خاتون تھیں اور بسا اوقات انہیں سچی خوابیں بھی آیا کرتی تھیں۔

بہت مہمان نواز تھیں پردہ کی بہت پابند تھیں۔ صدقہ کی برکات سے بخوبی آگاہ تھیں اور حسب توفیق اس نیکی کے بجالانے کی کوشش کرتیں۔ اپنے بھانجے بھانجیوں ان کے بچوں نیز اپنے بھتیجے بھتیجی سے بہت پیار تھا۔ ایک ساتھ رہنے کی وجہ سے میں ان سے بہت بے تکلف تھا۔ میرے آرام وسکون کا ہر ممکن خیال رکھتیں باوجود کمزوری کے گھر کے کام کاج میں میری والدہ کا ہاتھ بٹاتیں

مرحومہ ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئی تھیں اور ۶۸ تا ۶۹ سال عمر پائی شادی کے تین چار سال بعد ہی بیوہ ہو گئیں۔ اس کے بعد تمام عمر جو قریباً نصف صدی کا عرصہ بنتا ہے بڑی عفت اور پاکیزگی اور پاکیزگی و پاکدامنی کے ساتھ بیوگی میں ہی کاٹ دیا تقسیم ملک تک اپنے والدین کے پاس رہیں۔ جب قادیان سے ہجرت کرنا پڑی تو چند ہی دنوں کے وقفہ سے ان کے والد اور والدہ (یعنی میرے نانا اور نانی) انتقال کر گئے۔ کچھ عرصہ بعد ان کی بڑی ہمشیرہ بھی فوت ہو گئیں۔ اس لحاظ سے ان کی زندگی حادثات سے بھری ہوئی تھی۔ اولاد بھی کوئی نہ تھی ـــــ ان سب محرومیوں کا احساس انہیں بہت تھا لیکن اس کے باوجود ظاہراً کبھی حرف شکایت زبان پر نہیں لائیں اور ہمیشہ ہی خدا کا شکر بجالاتے رہنا اپنا معمول بنائے رکھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مدارج عطا کرے اور ان کی روح پر اپنے فضلوں کی بارش برسائے۔ آمین۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

سالانہ ترقی خانۂ خدا کے لئے

جن مخلصین نے سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی پہلی سالانہ ترقی ملنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخلصین بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد بابرکت پر اپنی سالانہ ترقی خانۂ خدا کے لئے ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

۱۔ مکرم سردار بشیر احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۷۵ — ۰۰
۲۔ مکرم ماسٹر دلی محمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۷ — ۲۰
۳۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ ۲۰ — ۰۰
۴۔ مکرم جناب ابرار حسین صاحب ماچس فیکٹری شاہدرہ لاہور ۱۱ — ۰۰
۵۔ مکرم جناب عنایت اللہ صاحب صابر کارکن نظارت بیت المال ربوہ ۵ —
۶۔ مکرم راجہ محمد عبد اللہ صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ ۱ — ۰۰
۷۔ مکرم چوہدری محمد اصغر صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سکرٹری ربوہ ۴ —
۸۔ مکرم چوہدری عبد المومن خالد صاحب کاٹھگڑھی نظارت زراعت ربوہ ۵ — ۴
۹۔ ایک مخلص دوست جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے از ربوہ ۳۰ — ۰۰
۱۰۔ مکرم شیخ مطلوب الٰہی صاحب بھاٹی گیٹ لاہور ۱۲ — ۰۰

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

جن احباب کو سلسلہ کے کاموں میں تھوڑی بہت خدمت کی توفیق ملتی رہتی ہے اُن میں سے اکثر کا تجربہ ہوگا کہ اس الٰہی سلسلہ کے کاموں کی طرف اگر تھوڑی سی بھی توجہ دی جائے تو اللہ تعالےٰ اس میں غیر معمولی برکت ڈال دیتا ہے اور توقعات سے کہیں بڑھ کر خوشکن نتیجہ نکلتا ہے اسلئے یقینی بات ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ محض ..... اپنے فضل سے جملہ زعماء کرام کو ایک ساتھ ماہنامہ انصار اللہ کی خرید ادی بڑھانے کی طرف توجہ کرنے کی توفیق فرما دے تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ حضور اقدس کے ارشاد کی روشنی میں ہر احمدی گھرانہ اس بلند پایہ تربیتی رسالہ کا خریدار نہ بن جائے۔

(اسسٹنٹ مینیجر)

تعلیم الاسلام کالج میں ملک کی دس سالہ ترقی پر لیکچر

ملک کی "دس سالہ دور ترقی" کے پروگرام کے سلسلے میں مورخہ ۲ر جون ۱۹۶۸ء کو تعلیم الاسلام کالج کیمسٹری تھیٹر میں ایک اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد پروفیسر انچارج کالج یونین منعقد ہوا جس میں پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے ایک گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ اکتوبر ۱۹۵۸ء کے انقلاب کے وقت ملک کے اندرونی و بیرونی وقار افسوسناک حد تک گر چکا تھا۔ اس وقت قوم کی خوش قسمتی تھی کہ صدر محمد ایوب خان نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی اور نہ صرف مملکت کو مستحکم بنیادوں پر کھڑا کیا بلکہ اپنی محنت اور دیانت سے پاکستان کے وقار کو چار چاند لگا دیئے۔ آپ نے اپنے سفر یورپ کے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے محسوس کیا کہ یورپین لوگوں کے دل میں پاکستان کا بہت وقار ہے اور وہ اسے ایک بہادر قوم سمجھتے ہیں۔ مکرم چوہدری صاحب نے تفصیل کے ساتھ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۸ء تک کے سیاسی اور بین الاقوامی حالات کا جائزہ پیش کیا اور بتایا کہ اب خدا کے فضل اور احسان کے ساتھ پاکستان ایک مضبوط اور مستحکم مملکت بن چکا ہے اور ساری دنیا اسے عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

(نامہ نگار خصوصی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ادائیگی زکوٰۃ — اور — عہدیداران جماعت

زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ جس کے انکار سے ایک مسلمان مسلمان نہیں رہتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ادائیگی زکوٰۃ کا تاکیدی حکم فرمایا ہے قرآن پاک میں بھی جہاں اقامت الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے وہاں اٰتوا الزکوٰۃ کا بھی ارشاد ہوا ہے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے۔ بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے زکوٰۃ کو اپنے فرائض میں سے ایک اہم فرض سمجھ کر باقاعدگی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء لیکن جہاں تک ہماری معلومات ہیں جماعت میں بعض احباب ایسے موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مگر وہ مسئلہ کی لاعلمی کی وجہ سے یا غفلت سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ زکوٰۃ کے متعلق وقتاً فوقتاً تحریک فرماتے رہا کریں اور جن احباب سے متعلق خیال ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے انہیں اس فرض کی ادائیگی کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اعلان نکاح

"عزیزہ امۃ الرحمان صاحبہ بنت مکرم محمد اسمٰعیل صاحب غازی چیف لائبریرین گورنمنٹ کالج لاہور کا نکاح مکرم ملک محمد اشرف صاحب ابن ابن ملک برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم جناب دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے پڑھا۔

احباب جماعت کے علاوہ مکرم جناب شیخ فضل کریم صاحب چیئرمین لاہور کارپوریشن لاہور کارپوریشن۔ مسٹر گلیسر نائب چیئرمین برٹش کونسل پاکستان و دیگر معززین شہر نے بھی اس مبارک تقریب میں شرکت فرمائی۔ بزرگان جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر پہلو سے بابرکت کرے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(خاکسار خواجہ محمد شریف صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا چھوٹا بچہ طاہر محمود اچانک سخت بیمار ہو گیا ہے۔ احباب جماعت میرے بچے کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (عبد الرشید قریشی)

۲۔ میرے چھوٹے بچے بیمار ہیں جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالےٰ صحت عطا فرما دے۔ آمین (محمد شفیع)

۳۔ میرے بیوی بچے بخار کھانسی زکام وغیرہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

شیخ بشیر احمد سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ کوٹ مومن
سرگودھا

۴۔ خاکسار نے اس سال ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

عبد الحلیم خان نیاز
دار الصدر غربی ربوہ

برائے فروخت

زرعی اراضی واقعہ کوٹ امیر شاہ نزد ربوہ برائے فروخت ہے

فرخندہ بیگم زوجہ عطاء الرحمٰن خان
معرفت افتخار الحق خان ایڈووکیٹ
۵ مزنگ روڈ
لاہور

50

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ناگپور کے گلی کوچوں میں دست بدست لڑائی

نئی دہلی ۱۳ - جون - بھارتی صوبہ مہاراشٹر کے شہر ناگپور کے گلی کوچوں اور سڑکوں میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان دست بدست لڑائی ہو رہی ہے پولیس نے کل پھر گولی چلائی۔ اس طرح اب تک فسادات میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۵ تک پہنچ گئی ہے زخمیوں کی تعداد ۵۰ سے زائد ہے۔ شہر کی صورتِ حال انتہائی کشیدہ ہے۔ فوج طلب کر لی گئی ہے اور فوجی دستے اہم مقامات پر متعین کر دیئے گئے ہیں کل پھر انہوں نے مزید ۲۰ مکانات اور ایک سینما کو نذرِ آتش کر دیا۔ اب تک ۱۱۳۰ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

مسلم کش فسادات کے دوران زخمی ہونے والے مزید پانچ افراد نے دم توڑ دیا ہے۔ مزید برآں کل تین لاشیں ایک ویران کھیت سے برآمد ہوئیں جن کے متعلق خیال ہے کہ انہیں قتل کر کے کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ ناگپور شہر میں فسادات پیر کو عید میلاد النبی کے موقع پر شروع ہوئے تھے جو اب تک جاری ہیں اس دن سے اب تک تین سو جھونپڑیاں اور ایک سینما جلایا جا چکا ہے۔

پیرس میں صورتِ حال دوبارہ خراب ہو گئی

پیرس ۱۳ - جون - فرانس کے ہزاروں مشتعل طلباء نے پیرس کے فیشن ایبل علاقے بولیوارڈز کو جلا کر راکھ بنا دیا۔ طلباء نے بائیں علاقے میں آگ لگانا شروع کی اور تھوڑی ہی دیر میں وہ وسط میں پہنچ گئے۔ اس دوران میں پولیس سے ان کی شدید جھڑپیں بھی ہوئیں طلباء نے درختوں کی چھال کو جلایا۔ اور پھر مختلف عمارات پر پٹرول پھینک کر آگ لگا دی مشتعل طلباء نے کاروں کو الٹ دیا۔ ریل کی پٹڑیاں اکھاڑ دیں اور سڑکوں پر لگے ہوئے سائن بورڈوں کو توڑ پھوڑ دیا۔

فرانس کے طلباء اور اساتذہ کی تحریک نے وزارتِ داخلہ کے اس اقدام کی شدید مذمت کی ہے۔ جس کے تحت بہت سے غیر ملکی طلباء کو فرانس سے نکال دیا گیا ہے۔

ادھر کل کام پر واپس جانے کا سلسلہ بھی زور شور سے جاری رہا۔ بحری جہازوں کے ملازمین بھی اب کام پر واپس آ جائیں گے کیونکہ ان کے اور مالکان کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے تھے۔

لائل پور میں زبردست طوفان باد و باراں

لائل پور ۱۳ - جون - لائل پور میں پرسوں رات ۶۰ میل کی رفتار سے زبردست طوفان باد و باراں آیا۔ جس کی زد میں آ کر تین افراد ہلاک ہو گئے۔ متعدد مکانوں کی دیواریں۔ درخت اور بجلی و ٹیلی فون کے کھمبے گر گئے اور مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ آندھی کے بعد موسلا دھار بارش ہوئی جس سے نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا۔

گندم کی پیداوار میں دگنا اضافہ ہوا

راولپنڈی - ۱۳ - جون - وزارتِ زراعت کے مطابق گندم کی پیداوار میں پچھلے سال کی نسبت اس سال تقریباً دوگنا اضافہ ہوا ہے۔

خوش حالی کیسے حاصل ہو؟

اپنے گھر بار کی بچت کیجئے اپنے وطن کی

خوشحالی کا راز!

صرف بچت میں ہے

قومی بچت کی چار بہترین اسکیمیں زیادہ سے زیادہ منافع کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ یہ چار طریقے ایک طرف پیش آئند ضرورتوں کی تکمیل کا سبب بنتے ہیں تو دوسری طرف ملک کی مجموعی خوشحالی کا

پوسٹل لائف انشورنس

پریمیم کی شرح اور سب سے زیادہ تحفظ

پوسٹل لائف انشورنس، ملک میں زندگی بیمہ کا سب سے بڑا ادارہ ہے جس کے پاس پالیسی ہولڈروں کی سب سے بڑی تعداد ہے اس کی پیش کردہ مختلف الاقسام پالیسیوں میں تعلیم اور شادی کی پالیسی بھی شامل ہے۔ حکومت کے زیرِ انتظام تمام منافع پالیسی ہولڈروں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اس کی پریمیم کی شرح دوسری انشورنس کمپنیوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے ماہانہ ادائیگی کی بنا پر سہولت کے علاوہ سالانہ شناختی یا سہ ماہی ادائیگی پر مزید رعایت دی جاتی ہے

ٹیکس سیونگ سرٹیفکیٹ

واحد سرمایہ کاری جس پر ۶½ فی صد سالانہ شرحِ منافع

انکم ٹیکس بالکل معاف

یہ ہر فرد کی واحد سرمایہ کاری ہے جس پر آپ کو یقین طور پر سب سے زیادہ منافع حاصل کرتے ہیں جس پر انکم ٹیکس بالکل معاف ہے اس کے علاوہ ان سرٹیفکیٹ کی خریداری پر سرمایہ کاری الاؤنس بھی ملتا ہے مزید برآں اس قدر منافع کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ جن علاقوں میں آپ بھی شریک ہیں یہی روپیہ لگا کر سرٹیفکیٹ کے سرمایہ کا تقریباً ایک کروڑ روپیہ ترقیاتی کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے

پوسٹ آفس سیونگ بینک

آپ جہاں بھی ہیں وہیں آپ کے بالکل قریب سیونگ بنک ہے

یقینی عوام کا بینک ہے حکومت کی براہِ راست نگرانی میں سب سے محفوظ اور سب سے بڑا بینک آپ کی بچت پر ۶½ فی صد تک سالانہ منافع دیتا ہے جس پر انکم ٹیکس

ملک کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی تقریباً دس ہزار شاخوں کے ذریعہ اندازاً انیس لاکھ اکاؤنٹ ہولڈروں کی خدمت بحسن و خوبی انجام دے رہا ہے

انعامی بونڈ

انعام کا انعام، بچت کی بچت

محفوظ بچت کے ساتھ ساتھ نقد انعامات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دس روپے والے انعامی بونڈ پر پچیس ہزار روپے سے ستر روپے تک کے انعامات ملتے ہیں اور پانچ روپے والے انعامی بونڈ پر دس ہزار روپے سے ایک ہزار روپے تک کے انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں

عہدِ اصلاحات کی کامیابیوں میں قومی بچت کا نمایاں حصہ ہے

جاری کردہ:- سنٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز اسلام آباد

CRIENT DFP/CDHS

نیشنل بینک آف پاکستان اور اس کا ذیلی ادارہ بینک آف بہاولپور لمیٹڈ ملک بھر میں سب سے زیادہ شاخوں کے ذریعے بنکاری کی سہولتیں فراہم کرتے ہیں

نیشنل بینک آف پاکستان

(ذیلی ادارہ بینک آف بہاولپور لمیٹڈ)

UNITED

قرآن کریم ایک بہت بڑا ہتھیار ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا

قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہیں آسکتا جس میں قرآن دشمنانِ اسلام کیلئے نذیر مبین کا کام نہ کر رہا ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم ایک بڑا ہتھیار ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا کیا گیا۔ موسےٰؑ کا عصا تو صرف تھوڑی دیر کے لئے فرعونیوں کو سانپ کی شکل میں نظر آیا تھا جس سے کچھ دیر کے لئے ان کے جسموں پہ لرزہ بھی طاری ہوا مگر قرآن وہ کتاب ہے جو آج تک انذار کا کام کر رہی ہے۔ اور پھر اس کا انذار کسی ایک قوم یا ایک ملک سے مخصوص نہیں بلکہ دنیا کی تمام اقوام اور دنیا کے تمام ممالک اس کے دائرہ انذار میں شامل ہیں اور پھر اس کے انذار کی وسعت زمانوں کی قیود سے بھی بالا ہے قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہیں آسکتا جس میں قرآن دشمنانِ اسلام کے لئے ایک نذیر مبین کا کام نہ کر رہا ہو یا اس کے انذاری نشانات ان کی شان و شوکت کو مٹا کر اسلام کو غلبہ دینے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ پھر موسےٰؑ کا عصا صرف موسےٰؑ کے ہاتھ میں ہی نشان دکھا سکتا تھا مگر قرآن جس طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک زندہ کتاب تھی اسیطرح آج سچے اور مخلص مومن کے لئے بھی وہ ایک زندہ کتاب ہے اور جس طرح وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حقائق و معارف کی کان میں سے لاتعداد ہیرے اور جواہر پیش کرتی تھی اسیطرح وہ امت محمدیہ کے ہر مخلص فرد کو اس کے ایمان اور اخلاص کے مطابق اپنے معارف سے حصہ دیتی اور اپنے علوم سے بہرہ ور کرتی ہے کیونکہ اس کا نزول اس ہستی کی طرف سے ہے جسے غیب کا علم ہے اور جو انسان کے خیالات اور جذبات اور افکار کو جانتی ہے۔ دنیا میں کوئی انسان خواہ اس کا تجربہ کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو۔ تمام افراد کے تمام افکار تمام جذبات اور تمام خیالات کا واقف نہیں ہو سکتا تمام انسانوں کے جذبات افکار اور ان کے خیالات کو وہی ذات سمجھ سکتی ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور وہ قرآن کریم میں بولتی ہے اور ہر شخص اپنی ضرورت کی چیز اس میں سے لے جاتا ہے دنیا میں کسی کو کھدر کی ضرورت ہوتی ہے کسی کو ململ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی کو زربفت و کمخواب کی ضرورت ہوتی ہے کسی کو سردیا گرم سوٹ یا ریشمی کپڑوں کی مختلف اقسام کی ضرورت ہوتی ہے جب کوئی شخص اپنی اپنی ضرورت کے مطابق کپڑے خرید کر دکان سے باہر نکلتا ہے تو اس کی گٹھڑی میں سے ہر قسم کے کپڑے نہیں مل سکتے۔ ہر قسم کے کپڑے صرف دکان سے ہی مل سکتے ہیں جو شہر یا گاؤں کے لوگوں کی ضروریات کے لئے قائم ہوتی ہے۔ ایک عالم کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ایک کپڑا خریدنے والا۔ اور ایک بہت بڑے عالم کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے ایک بہت بڑا امیر جو اپنے خاندان کی ضرورت کے مطابق دکان سے مختلف قسم کے کپڑے ایک بڑی مقدار میں خریدتا ہے تم اس امیر شخص کی گٹھڑی میں کپڑے کی بہت سی اقسام دیکھو گے تم اس میں لٹھے کے تھان دیکھو گے تم زربفت و کمخواب دیکھو گے۔ تم کوٹوں کے کپڑے دیکھو گے لیکن پھر بھی کپڑے کی بیسیوں اقسام رہ جائیں گی جو تمہیں اس گٹھڑی میں نظر نہیں آئیں گی حالانکہ وہ ہزاروں روپے کا کپڑا خرید کر لایا ہوگا۔ اسیطرح جو شخص قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہے اس کا علم خواہ کتنا تھوڑا ہو وہ اگر قرآن کریم کے ساتھ موانست رکھتا ہے تو اس کا دماغ اپنی ضرورت کے مطابق قرآن کریم سے چیزیں لے لیتا ہے"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۳۱۶، ۳۱۷)

دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی جان سید عبدالرشید صاحب ۳ احسان (مطابق ۳ جون ۶۸ء) کو کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب بھائی جان مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمادیں نیز پسماندگان کے لئے بھی دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ (سید عبدالسلام معلم وقف جدید)

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس اور امراء کرام و صدر صاحبان کی ذمہ داری

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس یکم ماہ وفا (جولائی) سے ایک ماہ کے لئے جاری ہو رہی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا منشاء ہے کہ اس کلاس کے لئے موزوں طلبہ تمام جماعتوں سے زیادہ سے زیادہ آئیں جو شوق سے قرآن مجید پڑھیں اور پھر اپنے اپنے ہاں پڑھائیں۔

امراء کرام اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اس مثالی مبارک کو پورا کرنے کے لئے پوری جدوجہد فرما کر عظیم خدام ثواب کا موقع حاصل کریں ایسے تمام آنے والے طلبہ کی خوراک و رہائش کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہے امراء اور صدر صاحبان اپنی طرف سے بھیجے گئے طلبہ کو ایک تصدیقی چٹھی ضرور دیں۔ تمام طلبہ ۳۰ احسان (جون) کو شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔ یکم جولائی کو علی الصبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اس کلاس کا افتتاح فرمائیں گے ان شاء اللہ۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم محترم برادرم عبدالرشید صاحب چارٹرڈ آرکیٹکٹ آجکل لندن میں اعلیٰ فنی تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ساتھ کے ساتھ دینی کاموں میں بھی انشراح صدر کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔ مسجد اقصیٰ کے متعلق اچھے تعمیری مشورے دیتے رہے ہیں اور دے رہے ہیں فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام جو جامعہ لائبریری کی تعمیر زیر غور ہے اس کے متعلق نقشہ کی تیاری کے سلسلہ میں امداد دے رہے ہیں لندن میں پاکستان سے گئے ہوئے آرکیٹکٹوں کی ایسوسی ایشن نے انہیں اپنا صدر مقرر کیا ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مقصد میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے اور خدمت دین کی پیش از پیش توفیق بھی عطا فرمائے

(خاکسار شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مرحوم بزرگوں کی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے عطیہ کی پیشکش

محترم جناب سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور آپ کے سب بھائی بہنوں نے اپنے محترم و بزرگ والد صاحب حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ مرحومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے پانصد روپیہ کا عطیہ بھجوایا ہے۔ یہ رقم داخل خزانہ ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے قرب میں ارفع درجات عطا فرمائے اور آپ کی سب اولاد کو دینی اور دنیوی افضال و برکات سے نوازے۔ آمین۔

۲۔ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے والد صاحب محترم حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالویؓ اور ان کے سب بچگان کی طرف سے ابتداء تحریک میں ہی مبلغ یک صد روپیہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے پیش کیا تھا اور رقم بذریعہ چیک داخل خزانہ کر دی تھی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالویؓ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے خاندان کو دینی و دنیوی انعامات سے نوازے آمین۔ مرحوم کے خاندان کے افراد الفرادی طور پر بھی اپنی طرف سے قربانی پیش کر رہے ہیں چنانچہ مرحوم کے پوتے مکرم لطف الرحمٰن صاحب شاکر نے پہلے ۲۴۵ روپے کا وعدہ کیا تھا بعد میں اسے بڑھا کر تین صد کر دیا اور یہ سارا رقم باقساط ادا کر چکے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے بھی ۳۵۴ روپے کا گرانقدر وعدہ کیا ہوا ہے اور متواتر اقساط میں ادائیگی فرما رہے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴